روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ یکم جولائی 2006ء 4 جمادی الثانی 1427 ہجری یکم وفا 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 144

یہ مومن ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس ایک گونگی لونڈی لے کر آیا اور کہا کہ میرے ذمہ ایک مسلمان لونڈی کا آزاد کرنا ہے رسول اللہؐ نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے تو اس نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر پوچھا میں کون ہوں تو اس نے رسول اللہؐ اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا اسے بے شک آزاد کردو یہ مومن عورت ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الایمان والنذور باب الرقبة المومنة حدیث نمبر 2857)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دلائل ہستی باری تعالیٰ

اب دیکھو کہ عقلی طور پر قرآن شریف نے خدا کی ہستی پر کیا کیا عمدہ اور بے مثل دلائل دیئے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے:۔............

یعنی خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شے کے مناسبِ حال اس کو پیدائش بخشی۔ پھر اس شئے کو اپنے کمالاتِ مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے راہ دکھلا دی۔ اب اگر اس آیت کے مفہوم پر نظر رکھ کر انسان سے لے کر تمام بحری اور برّی جانوروں اور پرندوں کی بناوٹ تک دیکھا جائے تو خدا کی قدرت یاد آتی ہے۔ کہ ہر ایک چیز کی بناوٹ اس کے مناسب حال معلوم ہوتی ہے۔ پڑھنے والے خود سوچ لیں کیونکہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔

دوسری دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی پر قرآن شریف نے خدائے تعالیٰ کا علّت العِلل ہونا قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔............

یعنی تمام سلسلہ عِلل ومعلُولات کا تیرے رب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر تعمّق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات عِلل ومعلول کے سلسلہ سے مربوط ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ عِلّت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہوگی یا اس کا وجود کسی دوسری عِلّت کے وجود پر منحصر ہوگا۔ اور پھر یہ دوسری عِلّت کسی اور عِلّت پر، وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں عِلل ومعلُول کا سلسلہ کہیں جا کر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو۔ تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی آخیر عِلّت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ پس جس پر اس تمام کی انتہاء ہے وہی خدا ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ آیت وان الی ربك المنتھی اپنے مختصر لفظوں میں کس طرح اس دلیلِ مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ انتہاء تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 368)

الفضل بورڈ کے ممبران

(برائے سال 2006-07)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی 2006ء تا 30 جون 2007ء الفضل بورڈ کے حسب ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

☆محترم سید عبدالحی صاحب۔ صدر
☆محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
☆محترم آغا سیف اللہ صاحب (مینیجر)
☆محترم عبدالسمیع خان صاحب (ایڈیٹر)
☆محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب
☆محترم محمد محمود طاہر صاحب
☆خاکسار فخر الحق شمس (سیکرٹری)

اللہ تعالیٰ سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سیکرٹری بورڈ الفضل)

امتحان برائے وظائف

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیر اہتمام جاری شدہ وظائف حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ وحضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کیلئے امتحان برائے سال 2006ء مورخہ 13۔ اگست 2006ء کو صبح 9:00 بجے لجنہ ہال میں ہونگے۔ طالبات نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن (ماہر امراض اعصاب و دماغ) مورخہ 9 جولائی 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں یہ اعلان اس ویب سائٹ پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔
(www.foh-rabwah.org)
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نماز وہ بہار ہے

عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے
یہ سلسلے خدا کے ہیں، یہ سلسلے حجاز کے
حقیقتوں سے متصل ہیں سلسلے مجاز کے
حریمِ ناز کے ہیں یہ یا راستے نیاز کے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

کھڑے ہیں ہاتھ باندھ کر، جھکی ہوئی جبیں بھی ہے
جھکا ہوا ہے آسماں، تھمی ہوئی زمیں بھی ہے
یہ عشق کا مقام ہے یہاں کوئی مکیں بھی ہے
یہی ہے کائناتِ دل، یہ کائناتِ دیں بھی ہے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

مجھے تلاش یار ہے، مجھے تلاش طور ہے
تری نظر بہشت پر مری نظر میں نور ہے
مکان دل بھی دیکھ تو یہاں کوئی ضرور ہے
ادھر اُدھر ہوں ڈھونڈتا یہی مرا قصور ہے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

یہ بندگی کے سلسلے، یہ زندگی کے سلسلے
یہ آگہی کے سلسلے، یہ بے خودی کے سلسلے
یہ سلسلے حضور کے، یہ دلبری کے سلسلے
یہ سلسلے قرار کے، یہ بے کلی کے سلسلے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

اسی میں ہے سکونِ دل اسی میں سب قرار ہے
یہ گفتگو ہے یار سے، یہ روبروئے یار ہے
جہاں کبھی خزاں نہیں نماز وہ بہار ہے
یہ آبروئے دوستی، یہ آبروئے یار ہے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

یہ رازِ دل کی بات ہے، یہ بات رازداں کی ہے
یہ بات میری تیری ہے، یہ بات کُل جہاں کی ہے
یہ بات کارواں کی ہے، یہ بات سارباں کی ہے
نماز بات دل کی ہے، یہ بات آسماں کی ہے
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

جسے خدا نہ مل سکا اسے بھلا مجاز کیا
بھلا اسے خبر ہی کیا نشیب کیا فراز کیا
اسے پتہ نہ چل سکا ہے بندگی کا راز کیا
جسے حضور ہی نہیں پڑھے گا وہ نماز کیا
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

اے میرے پیارے دوستو چلو چلیں چلو چلیں
جو بات دکھ سے ہے بھری چلو ہم ان سے جا کہیں
سرورِ قلب کے لئے چلو ہم ان سے جا ملیں
انہی کے گھر میں جا کے ہم **اُجِیْب** کی صدا سنیں
عجیب شے ہیں دوستو یہ سلسلے نماز کے

خالد ہدایت بھٹی

گھر میں دینداری کا حال

1906ء میں ایک متدین خاتون۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب اپنے والدین اور سسرال والوں کے ساتھ قادیان آئیں، واپسی پر اس خاتون نے اپنے قلبی تاثرات وجذبات لکھے جو اخبار الحکم قادیان میں شائع ہوئے۔ موصوفہ نے لکھا:

"اب سنیئے مرزا صاحب کے ہاں دینداری کا کیا حال ہے نماز کے اوقات خاص کر قابل دید تھے۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیا مرد کیا عورت بڑے خشوع وخضوع سے سر بسجود نظر آتے تھے قادیان میں سوائے قرآن اور نماز پڑھنے کے کوئی دوسرا کام ہی نہیں...... میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ مرزا صاحب کے گھر کی دینداری بے نظیر ہے۔ میں اماں جان کی نماز کا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ان کے پاس کھڑی تھی اور اس نے دیکھا کہ آپ زار زار رو رہی ہیں اور منہ کے آگے دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو گیا مگر جھٹ دوپٹہ کا وہ پلہ پیچھے کر لیا کہ مبادا ریا نہ پایا جاوے اور اس خشوع خضوع سے نماز ادا کی کہ ہم حیران ہو گئیں............

میرا مشاہدہ بتلاتا ہے کہ............ وہ مجسم رحم اور حلم کی تصویر ہیں"۔

(الحکم قادیان۔24 ستمبر 1906)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے زریں ارشادات کی روشنی میں

وقف زندگی کے تقاضے اور واقفین کی تعلیم و تربیت

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد، صحبت صالحین اور قناعت شعار آدمیوں کی ضرورت

مرسلہ: مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب۔ وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ

مدرسہ کے اجرا کی غرض

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:۔

''ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔اے یا بی۔اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص572)

علم دین میں برکت ہے

'' علماء کی جماعت فوت ہورہی ہے۔ مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔ مولوی برہان الدین فوت ہوگئے۔ اب قائم مقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھئے۔ دوسرا جیسا کہ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ تقویٰ ہو۔ اس کی تخم ریزی نہیں۔ یہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، ورنہ اچھے آدمی مفقود ہورہے ہیں۔ آریہ زندگی وقف کررہے ہیں۔ یہاں ایک طالب علم کے منہ سے بھی نہیں نکلتا۔

ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کے لئے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں۔ یہ حالت تبدیل ہوکر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔ علم دین میں برکت ہے۔ اس سے تقویٰ حاصل ہوتی ہے۔ بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص584)

صحبت مسیح موعود کی برکت

مدرسہ کا ذکر تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''اس جگہ طلباء کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے تیار ہونے چاہئیں جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص649)

واقفین کی تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

'' مجھے یہ بھی شُبہ ہے کہ دماغی حالتیں کچھ اچھی نہیں ہیں۔ بہت ہی کم ایسے لڑکے ہوتے ہیں جن کے قویٰ اعلیٰ درجہ کے ہوں، ورنہ اکثر کو سل یا دق ہوجاتی ہے۔ پس ایسے کمزور قویٰ کے لڑکے بہت محنت برداشت نہیں کرسکتے۔ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اور بھی فکر دامنگیر ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو ہم ایسے لڑکے تیار کرنا چاہتے ہیں جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں اور فارغ التحصیل ہوکر خدمت دین کریں مگر دوسری طرف اس قسم کی مشکلات ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سوال پر بہت فکر کیا جاوے۔ ہاں میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جو بچے ہمارے اس مدرسہ میں آتے ہیں۔ ان کا آنا بھی بے سُود نہیں ہے۔ ان میں اخلاص اور محبت پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس موجودہ صورت اور انتظام کو بدلنا بھی مناسب نہیں ہے۔

میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے تھا کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے اور کم از کم دو گھنٹہ ہی اس کام کے لئے رکھے جاتے''۔ (ملفوظات جلد چہارم ص620)

قناعت شعار آدمیوں کی ضرورت

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے۔ کچھ خداتعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں۔ ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے۔ مگر خداتعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا۔......

سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کردیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص682)

سلسلہ کے کارکنان کی صفات

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاویں جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جاکر وعظ بھی کریں، دین کے واسطے چندے بھی جمع کریں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

''جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت، محنت، علم، جب تک کہ یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں۔ تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کرسکے گا اور اگر علم رکھتا ہے، محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے، اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے''۔

پھر فرمایا:۔

''کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہیں گزرتا خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے اس میں کوئی اسراف نہیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص269)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد

''موت کا کوئی وقت نہیں۔ آئے دن طاعون، ہیضہ، زلازل، وبائیں، قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کررہے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خداتعالیٰ کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا۔ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہوجاتے ہیں اور کئی دشمن بھی چل بستے ہیں۔ خداتعالیٰ نے بعض خوفناک خبریں دی ہیں اور وہ اپنی بات میں سچا ہے۔ ان سے اور بھی خوف آتا ہے وہ بھی بہت ہی خطرناک ہیں۔ رنگارنگ کے خوف احاطہ کئے ہوئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص605)

زندگی وقف کرنے کی اہمیت

''میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کرچکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں (-) کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے......

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کا اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول ص370)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہئے

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کرلیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہوجائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بدہے وہ

شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں (-) ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے۔ ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 234)

مربیان کے لئے مطالعہ کتب کی ضرورت

"وہ لوگ جو اشاعت اور (-) کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو اور سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 328)

دین کو دنیا پر مقدم کر لو

"یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے...... پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے۔ ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد با برکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی دولت ہو سکتی ہے۔ مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 595)

مسیح موعود کی صحبت کا اثر

"میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں رہے اور اسے ہماری تقریریں سننے کا موقعہ مل جاوے تو وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جاوے گا۔ اس لئے جو کچھ ہو میرے سامنے ہو۔ آپ لوگ اس کی فکر کریں۔ میں اس امر میں تمہارے ساتھ اتفاق رائے کرتا ہوں کہ مدرسہ کو توڑا نہ جاوے۔ ان کے لئے تو تعطیل کا دن مناظرات اور دینیات کے واسطے قرار دیا جاوے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ سب کے سب مولوی ہی ہو جاویں اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ان میں سے ایک بھی نکل آوے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا اور باقیوں کو کم از کم اپنے دین ہی کی خبر ہو جاوے گی اور غیر قوموں کے فتنہ میں نہ پڑ سکیں گے"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 622)

مدرسہ احمدیہ کے انتظامات کا جائزہ

"سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ ان علوم کو جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث اور اس طرح پر ان کو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اور ایسی کتابیں تیار کی جاویں جو اس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں۔ اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہو جاوے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جاوے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنے والے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں۔

غرض میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ تم نے سن لیا ہے اور میری اصل غرض اور منشاء کو تم نے سمجھ لیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے جو جو تجاویز اور پھر ان تجاویز پر جو اعتراض ہوتے ہیں وہ بھی تم نے بیان کر دیئے ہیں اور میں سن چکا ہوں۔ میں مدرسہ کی موجودہ صورت کو بھی پسند کرتا ہوں۔ اس سے نیک طبع بچے کچھ نہ کچھ اثر ضرور لے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں چاہئے کہ مالا یدرک کلہ لایترک کلہ تجربہ کے طور پر سردست ایک سال کے لئے ہی ایسا انتظام کر کے دیکھو کہ ہفتہ وار جلسوں کے ذریعہ ان کو دینی ضروریات سے آگاہ کیا جاوے۔ ہاں عربی زبان کے لئے معقول انتظام ہونا چاہئے۔ اگر اس کے لئے کچھ نہ ہو تو پھر ہماں اش در کاسہ والی بات ہوگی۔ گویا زبانی تو سب کچھ ہوا مگر عملی اور حقیقی طور پر کچھ بھی نہ ہوا"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 621)

دعا اور خدمت دین

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے"۔ فرمایا: "ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے"۔

پھر فرمایا: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں"۔

(ملفوظات جلد اول ص 215)

سست نہ بنو

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ دین اور للہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں، کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور ہمارے نبی کریم ﷺ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ حسنة الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ (النجم: 40) اس لئے مومن کو چاہئے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں خلیفہ اول نے جو بڑے ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول ہوئے"۔ (ملفوظات جلد اول ص 365)

عربی اور انگریزی سیکھنے کی تلقین

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر...... کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھو کہ چونکہ استحکام گورنمنٹ نے ایک قومی گورنمنٹ کی صورت اختیار کر لی ہے اس لئے قومی گورنمنٹ کی زبان بھی ایک قومیت کا رنگ رکھتی ہے پس ضروری ہے کہ اپنے مطالب و اغراض کو حکام پر پورے طور سے ذہن نشین کرنے کے لئے انگریزی پڑھو"۔

(ملفوظات جلد اول ص 194)

جماعت کے مربیان کی صفات

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 311)

خدا تعالیٰ کا حق

"جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو...... خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے۔ پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ سب بغض ناجائز ہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 170)

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ

دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کے خیالات

قائداعظم کی سر محمد ظفراللہ خان کے متعلق رائے

بھٹو دور کے فوجی سربراہ جنرل گل حسن کی خودنوشت کا انتخاب ازقلم طارق محمود احسن نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔ اس کے شروع میں جنرل گل حسن کہتے ہیں! ''مجھے نئی معرض وجود میں آنے والی مملکت پاکستان کے نامزد گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کا اے۔ ڈی۔ سی مقرر کردیا گیا۔''

چنانچہ قائداعظم کے اے۔ ڈی۔ سی (بعد میں پاک افواج کے سربراہ جنرل) گل حسن اپنے مشاہدہ کی بنا پر یہ گواہی دیتے ہیں:

''قائداعظم اپنی کابینہ کے وزراء میں سر محمد ظفراللہ خان اور سردار عبدالرب نشتر کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتے تھے۔''

(مضمون مطبوعہ ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 5 جون 2005ء ص 10 کالم نمبر 5)

کشمیر اور حیدرآباد

''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 13 مارچ 2005ء میں ڈاکٹر عابد نظامی کا ایک مضمون بعنوان ''نواب مشتاق احمد خان'' شائع ہوا ہے۔ مضمون میں نواب صاحب موصوف کے تعارف کے طور پر درج ہے:

''یہ پاکستان میں ریاست حیدرآباد کے پہلے اور آخری سفیر تھے''۔

متذکرہ مضمون سے دو تین اقتباسات نذر قارئین ہیں:۔

قائداعظم کا احترام انسانیت واصول پرستی

صاحب مضمون ڈاکٹر عابد نظامی نواب مشتاق احمد خان کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

''بعض اوقات قائداعظمؒ خود بھی انہیں کوئی ہدایت دینے کے لئے طلب کر لیتے تھے ایک دفعہ قائداعظمؒ نے انہیں بلا کر پوچھا کہ بعض لوگ مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ میں حیدرآباد سے کشمیر کا تبادلہ کر لوں اس تجویز کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ نواب صاحب نے جواب دینے میں کچھ دیر لگائی تو قائداعظمؒ نے فرمایا ''کیا تم بھیڑوں کا گلہ ہو، کہ میں ایک گلہ سے دوسرے گلہ کا تبادلہ کرلوں؟''

ڈاکٹر عابد نظامی اپنے مضمون میں سقوط حیدرآباد (دکن) کے المناک واقعہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

''قائداعظم کے بعض جانشینوں نے اسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا یہی نہیں بلکہ وہ نواب صاحب کو سفیر بے ملک کہہ کر ان کی دل آزاری کا سامان بھی کرنے لگے اس کا کچھ حال انہوں نے ''اپنی کتاب'' زوال حیدرآباد کی ان کہی داستان'' (ص 280) میں اس طرح بیان کیا ہے۔

''(سقوط حیدرآباد کے بعد) ایک روز گورنر جنرل ہاؤس سے میری طلبی ہوئی جیسے ہی میں (ملک غلام محمد کے) کمرے میں داخل ہوا ملک غلام محمد نے بغیر کسی تمہید کے کہا کہ میں نے تمہارے لئے ریلوے میں ملازمت کا بندوبست کردیا ہے بہتر ہے کہ تم لاہور چلے جاؤ۔ ان کے چہرے پر خفگی کے آثار دیکھ کر میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ کیا حکومت پاکستان نے حیدرآباد ایجنسی کو بند کرنے کا قطعی فیصلہ کرلیا ہے؟ اور کیا پاکستان نے حیدرآباد پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کو تسلیم کرلیا ہے۔ 1949ء میں تو پاکستان نے خود حیدرآباد کے مقدمے کو اقوام متحدہ میں اٹھایا تھا میری اس بات کا جواب انہوں نے بڑے تلخ لہجہ میں یہ دیا کہ انہوں نے ایک بار مجھ سے کہہ دیا ہے یہ ان کا فیصلہ ہے پھر بار بار پوچھنے کا کیا مطلب؟ میں سوچنے لگا کہ کیا یہ جمہوریت کا نیا انداز ہے؟ ایک جمہوری نظام میں دستوری صدر مملکت کو یہ اختیار کیسے حاصل ہو گیا کہ ایک بین الاقوامی زیرنزاع مسئلے میں جسے اس کے وزیر خارجہ نے خود اقوام متحدہ میں پیش کیا تھا وہ یوں ایک ایسا فیصلہ صادر کردے کہ متعلقہ وزارت کو اس کا سرے سے علم ہی نہ ہو۔ یہ وہی ملک غلام محمد تھے جو 1947ء سے قبل خود حیدرآباد دکن کی وزارت مالیات کے سربراہ رہ چکے تھے لیکن اب ان کا حال یہ تھا کہ غصہ کے عالم میں فرمایا نظام کی حیثیت ہی کیا ہے؟ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے۔''

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 13-3-2005 ص 7)

ریڈکلف ایوارڈ (Award) میں بددیانتی کی بڑی وجہ

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی ''کشمیر'' کے موضوع پر اپنے مفصل مضمون میں غیر منقسم ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی پاکستان دشمنی کے سلسلہ میں ایک افسوسناک سازش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کے ساتھ مل کر ریاستوں کے الحاق میں گہری دلچسپی لی، اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے جو کچھ بھی ممکن ہوسکا، وہ کیا۔ اس میں سرفہرست مشہور زمانہ بددیانت انگریز ثالث ریڈکلف ایوارڈ ہے جس کے تحت گورداسپور کا ضلع ایک معروف سازش کے تحت بھارت کو دے دیا گیا ورنہ بھارت کی سرحد کسی بھی جگہ کشمیر سے نہیں ملتی تھی، اور اس طرح بھارت کا سرے سے کشمیر پر کوئی دعویٰ ہی نہ تھا۔ لیکن انگریز نے بددیانتی کرکے اس ضلع کے ذریعے بھارت کو ریاست میں داخل ہونے کا راستہ مہیا کردیا، تاکہ بھارت اس راستے سے اپنی فوج بھیج کر ریاست پر زبردستی قبضہ کرلے۔''

(مضمون مطبوعہ ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 15-1-2006 ص 8 کالم نمبر 2،3)

اقوام متحدہ میں معرکہ کشمیر کی ابتداء ورلڈ فورم (UNO) پر پاکستانی وزیر خارجہ کا شاندار موقف اور فتح

قیام پاکستان کے موقع پر امریکہ میں متعین کئے جانے والے پاکستانی سفیر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی کا ایک مضمون مسئلہ کشمیر۔ قائداعظم سے خط وکتابت ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 6 فروری 2005ء صفحہ اول پر شائع ہوا ہے۔ اس کی ابتداء جناب اصفہانی ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

''تنازعہ کشمیر سے میرا بہت گہرا تعلق رہا تھا، بالخصوص اس کے ابتدائی مراحل میں کیونکہ جب اسے ہندوستان نے شروع جنوری 1948ء میں پہلی بار مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا تھا تو میں چوہدری ظفراللہ خان کا نائب تھا۔ یہ تنازعہ جواب تک ہندوستان کے غیر معقول رویے کے سبب حل نہیں ہو سکا ایک ایسا موضوع ہے جسے ہمارے ملک کا ہر بالغ و نابالغ بہت اچھی طرح جانتا ہے۔''

تعارفی سطور کے بعد وہ اقوام متحدہ سے قائداعظم کے نام اپنے بعض خطوط کے اقتباسات نقل کرتے ہیں آیئے ان کے چند حصے پڑھتے ہیں:

(الف) نیویارک

7 فروری 1948ء

''مجھے آپ سے اپنی طویل خاموشی کی معافی کی درخواست کرنا ہے۔ کشمیر کے مسئلے کی وجہ سے ہم سب لوگ مشغول بھی رہے ہیں اور پریشان بھی۔ خدائے تعالیٰ کے رحم وکرم اور اس کی مدد سے ہم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اچھا ہی کیا ہے، اور ہندوستان کی ان مسلسل کوششوں کے باوجود کہ اسے اس کا مقصد حاصل ہو جائے اب تک اسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی ہے''۔ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

''گزشتہ شب کی کانفرنس کے ختم ہونے سے ذرا دیر پہلے سر ظفراللہ خان نے صدر کی توجہ اس خبر کی جانب مبذول کی کہ ہندوستان جوناگڑھ میں رائے شماری کرنے کو ہے اور انہیں بتایا کہ اگر ایسا اقدام کیا گیا تو کسی مجموعی مفاہمت کے راستے میں ایک اور رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ مسٹر گوپالا سوامی آئینگر نے صدر کو اطمینان دلایا کہ وہ اپنی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ رائے شماری کا کام شروع نہ کرے کیونکہ یہ معاملہ بھی ایک طرح سے فیصلہ طلب تھا۔''

(ب) شیخ عبداللہ کا بھارت کی طرف سے پیش ہونا

''اگلے دن شام کو ہمیں شیخ عبداللہ کی تقریر سننے کا موقع ملا جس میں انہوں نے بہت بیوقوفی کا ثبوت دیا۔ انہیں اپنی زبان پر قابو نہ رہا اور نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے خدا کی شان میں بھی یہ گستاخانہ الفاظ کہہ دیئے کہ!

''اگر اسے عارضی حکومت سپرد کر دی جائے تو اللہ تعالیٰ بھی غیر جانب دار نہ رہے گا۔'' کل سر ظفراللہ نے شیخ عبداللہ کی خوب دھجیاں اڑائیں۔''

27 مارچ 1948ء کا مکتوب بنام قائداعظم

''............ یہاں جو واقعات روز بروز ہوتے رہے ہیں ان سے آپ کو پوری طرح مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ **ظفراللہ خان صورت حال کو بہتر بنانے کی ہرممکن کوشش کررہے ہیں۔** عادلانہ اور منصفانہ طور پر معاملے طے کرانے کے لئے سب کچھ کیا جارہا ہے اور آئندہ بھی کیا جائے گا اور ایسی کوئی تجاویز جو اس سے قاصر ہوں منظور نہیں کی جائیں گی۔''

20 اپریل 1948ء کا مکتوب بنام قائداعظم

ہندوستانی مندوب گوپالا سوامی آئینگر کے مقابل پر **پاکستان کا ناقابل تردید مؤقف۔**

''............ **گوپالا سوامی آئینگر کے بعد ظفراللہ خان تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ ان کی دو گھنٹے کی تقریر ایک شاندار کارنامہ تھی۔ ان کا استدلال واضح اور ان کے دلائل ناقابل تردید تھے۔** انہوں نے اس ''آخری قرارداد'' کے محرکین کی سابقہ تقریروں کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا کہ انہوں نے اپنا مؤقف کس طرح اچانک تبدیل کر لیا تھا اور اب وہ کس طرح یہ کوشش کررہے تھے۔ کہ ہم ایک ایسی بات منظور کرلیں جسے ابھی تھوڑے عرصہ پہلے وہ خود غیر منصفانہ اور غیر عادلانہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے وضاحت سے قرارداد کا تجزیہ کیا اور ہماری طرف سے اس میں چند ترمیمیں پیش کیں جن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ قوموں کے بیان کردہ اصولوں کے عین مطابق تھیں۔''

(''نوائے وقت سنڈے میگزین'' مورخہ 6 مارچ 2005ء ص 1 کالم نمبر 5 ص 31 کالم نمبر 1)

کشمیر پر اقوام متحدہ کی پہلی قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی

کشمیری قلمکار محمد خان نقشبندی اپنے مضمون ’’کشمیر پر اب ہمارا موقف کیا ہے‘‘؟ مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 8 ستمبر 2005ء میں کشمیر پر اقوام متحدہ کی پہلی قرارداد کے متعلق لکھتے ہیں:

’’اقوام متحدہ کی یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی تو اس کے حق میں گیارہ میں سے 9 ممبران نے ووٹ دیئے تھے۔ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں تھا۔ روس اور یوکرائن غیر جانبدار رہے تھے۔ اس قرارداد کی پہلی شق یہ تھی۔

’’ریاست جموں و کشمیر کا ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کا فیصلہ جمہوری طریق سے آزادانہ و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ہوگا۔‘‘

اپنے مضمون کے آخری پیراگراف میں صاحب مضمون رقمطراز ہیں :

’’پاکستان کا گزشتہ 57 برسوں سے یہ موقف رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق متنازعہ ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کرائی جائے، اس موقف پر ہمیں کئی ایک ممالک کی تائید و حمایت بھی حاصل رہی ہے، اب ہم اپنا یہ موقف تبدیل کر کے ان ملکوں کی تائید و حمایت سے بھی محروم ہو گئے ہیں ۔ بھارت نے آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کا بھی مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ پاکستان کے خداوندان بست وکشاد کو اپنے پہلے اصولی موقف پر لوٹ آنا چاہئے اور بھارت کی رضامندی اور لچک وغیرہ کی فروعات کو خیر باد کہہ دینا چاہئے۔ پاکستان اور کشمیری عوام کا ایک ہی موقف ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی رائے شماری کی قراردادوں کے ذریعہ حل ہونا چاہئے۔ پاکستان میں اس پر مکمل قومی اتفاق رائے بھی پایا جاتا ہے۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ مورخہ 8 ستمبر 2005ء اداراتی صفحہ)

بہت عرصہ پہلے ممتاز صحافی م۔ش (مرحوم) 1948ء میں مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ میں متفقہ قرارداد پاس کرانے پر پہلے وزیر خارجہ پاکستان سر محمد ظفر اللہ خان کو یوں خراج تحسین پیش کر چکے ہیں:۔

’’قیام پاکستان کے بعد انہوں نے جس انداز سے کشمیر کے مسئلہ کو سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کیا یہ اس کا ثمرہ تھا کہ سیکورٹی کونسل نے متفقہ طور پر کشمیر کے مستقبل کو عوام کے استصواب رائے سے مشروط کر دیا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے عربوں کے کیس کی اقوام متحدہ میں جس خلوص، دیانتداری، بلند حوصلگی سے نمائندگی کی اس کا اعتراف تمام عالم اسلام کو ہے۔ میں نے جو کچھ دیانتداری سے سمجھا اسے لکھ دیا‘‘۔

(م۔ش کی ڈائری مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ میگزین مورخہ 21 ستمبر 1990ء)

ڈاکٹر جاوید اقبال کے انٹرویو سے کچھ اہم اقتباسات

فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال سابق جج سپریم کورٹ کا ایک مفصل انٹرویو ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ کی 13 نومبر 2005ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی وضاحت سے باتیں کی ہیں۔ اس کے کچھ اہم حصے نذر قارئین کئے جاتے ہیں:

(الف) کچھ عدلیہ کے بارے میں۔

’’صحیح بات یہ ہے کہ عدلیہ کی اصلی طاقت عوام کی رائے ہے۔ جب تک عدلیہ کو عوام کی سپورٹ حاصل نہ ہو، عدلیہ طاقتور نہیں ہو سکتی جب فوج آ جاتی ہے تو سوئی تک نہیں ہلتی۔ بڑے بڑے بولنے والوں کے منہ سِل جاتے ہیں۔ سیاستدان اپنے غلیظ کپڑے ہم سے دھلواتے ہیں اور فوج اپنے غلیظ کپڑے ہم سے دھلواتی ہے۔ ہم پر بھی پریشر ہوتا ہے جب کوئی تبدیلی آتی ہے یا آنے والی ہوتی ہے سب کی نظریں عدلیہ پر ہوتی ہیں جب میں جج تھا تو جوڈیشری میں کرپشن تھی .... جج خود پیسے نہیں پکڑتا بلکہ ہنڈی کے ذریعے امریکہ، کینیڈا، ہالینڈ وغیرہ بھجوا دیتا ہے۔ سائل ہنڈی بھجواتا ہے اور وہاں سے موصول ہونے کا فون آتا ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ ایک جج نے تو باقاعدہ کارندے چھوڑے ہوئے تھے کہ دونوں پارٹیوں سے پیسے وصول کر لئے جس کے حق میں فیصلہ ہوا، اس سے پیسے لے لئے اور ہارنے والے کو پیسے ایمانداری سے واپس کر دیئے۔‘‘

(ب) بھٹو سے دوستی اور اس کی شخصیت کے متعلق اظہار خیال ’’بھٹو کے دل میں ہمیشہ میرے لئے سافٹ کارنر رہا۔ وہ بہت جلد پبلک میں مقبول ہوئے تھے .... بھٹو کا رویہ حاکمانہ اور آمرانہ تھا۔ ایک دن انہوں نے بنگالی انفارمیشن آفیسر کو بہت ڈانٹا اور بے عزتی کی۔‘‘

آگے چل کر ڈاکٹر جاوید اقبال کہتے ہیں:

’’پھر وہ وقت بھی آیا کہ لاہور ہائیکورٹ میں چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین کی سربراہی میں بنچ نے بھٹو کو پھانسی کی سزا دی .... بھٹو بہت ذہین انسان تھا لیکن وہ طاقت کو مانتا تھا۔ بھٹو کے نعرے فرضی تھے عمل میں وہ ایک مختلف آدمی تھا‘‘۔

ڈاکٹر جاوید اقبال ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

’’بھٹو نے اسلام کے نام پر چند ایسے کام کئے جن سے قائد کی جدید لبرل اسلامی فلاحی جمہوریت کے تصورات کو سخت نقصان پہنچا اور رجعت پسند عناصر نے رہی سہی کسر نکال دی۔‘‘

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر جاوید اقبال کہتے ہیں:۔

’’میں نے ’’افکار اقبال تشریحات جاوید‘‘ میں لکھا ہے کہ اقبال کے وہ کون سے اہم موضوعات ہیں جسے اقبال شناس بھی قالین کے نیچے دبا دیتے ہیں کیونکہ یہ ہاٹ آئرن (Hot Iron) ہیں۔ انہیں یہ خوف ہوتا ہے کہ علمائے کرام ناراض ہو جائیں گے............ اقبال نے ملائیت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ وہ ملائیت کے خلاف تھے کیونکہ اس سے اسلام کو نہ تو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے اور نہ اسلام پھیل رہا ہے۔ ملائیت کی وجہ سے اسلام کا کردار الٹا منفعل نظر آتا ہے۔ جہاں تک اسلامی قانون سازی کا تعلق ہے اس ضمن میں حدود آرڈیننس نافذ کیا گیا............ حدود آرڈیننس کو عورتوں کے معاملے میں غلط استعمال کیا گیا۔ اس میں اکثر عورتیں ہی سزاوار ٹھہرائی جاتی ہیں۔ بہاولپور کا واقعہ ملائیت پر ایک ضرب ہے جہاں ایک طالبہ پروفیسر سے سوال پوچھنے گئی تو مذہبی جماعت کے لڑکوں نے کمرہ بند کیا اور امام مسجد کو ایف آئی آر میں اس کی گواہی دلوائی کہ اس نے زنا ہوتے دیکھا ہے............ انہوں نے کہا تھا کہ آپ کی گواہی معتبر ہوگی لہٰذا ہاں کر دی۔ ہمارے ہاں اسلام کی غلط تشریح کی گئی اور مولویوں نے اسلام کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچایا۔‘‘

فتوے بازی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر جاوید اقبال بتاتے ہیں:

’’قائد اور اقبال پر مذہب کے ٹھیکیدار فتوے لگاتے ہیں خود ان کا کیا کردار ہے آپ بتایئے کہ انہوں نے پاکستان کے لئے کونسی قربانی دی ہے اور کون سا تعمیری کام کیا ہے............ اگر اقبال اور قائد ایسے ہی برے تھے تو پھر خدا نے انہیں ایک عظیم سلطنت کا بانی کیوں بنایا میں پوچھتا ہوں کہ مولوی اتنے ہی اہم اور قابل ہیں تو پاکستان کا بانی کوئی مولوی کیوں نہیں بن گیا............ یہاں تو پیر بھی ڈاکو ہیں۔ ان لوگوں کی تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے۔‘‘

اسرائیل کے متعلق ہماری طے شدہ فارن پالیسی

اسرائیل سے دوستی سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جاوید اقبال کہتے ہیں:

’’میں تین سال اقوام متحدہ میں یہودیوں سے لڑتا رہا ہوں کہ ہماری تمہاری دوستی نہیں ہو سکتی............ ہماری فارن پالیسی کے مطابق طے ہے کہ ہم اسرائیل کو قبول نہیں کریں گے۔‘‘

(انٹرویو ڈاکٹر جاوید اقبال مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ مورخہ 2005-11-13 ص 13، 14)

☆☆☆

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

سگریٹ نوشی چھوڑنے کے فوائد

سگریٹ نوشی ترک کرنے کے کئی فوائد ہیں، میری ایسے تمام افراد سے جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں درخواست ہے کہ وہ اس مضمون کو ضرور پڑھیں۔

1۔ سگریٹ نوشی ترک کر دینے کے دو گھنٹے کے اندر اندر نکوٹین جسم سے خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

2۔ چھ گھنٹے کے اندر دل کی دھڑکن کی رفتار بلڈ پریشر نارمل حد میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔

3۔ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر کاربن مونو آکسائیڈ جسم سے خارج ہو جاتی ہے اور جسم کو آکسیجن بہتر مقدار میں مہیا ہونے لگتی ہے۔

4۔ دو دن کے اندر اندر نکوٹین سمیت، دوسرے نقصان دہ اجزاء جسم سے مکمل طور پر خارج ہو جاتے ہیں۔ نیند بہتر آتی ہے اور انسان خود کو ہشاش بشاش محسوس کرتا ہے۔

5۔ تین دن کے اندر اندر پھیپھڑے بہتر طور پر کام کرنے لگتے ہیں اور سانس بھی کم پھولتا ہے۔

6۔ چار دن کے اندر بلغم میں کمی ہو جاتی ہے اور سانس لینے کا نظام بہتر طور پر کام کرتا ہے۔

7۔ سگریٹ نوشی ترک کرنے کے تین ہفتوں کے دوران آپ مکمل طور پر نارمل شخص کی طرح سانس لیں گے۔ خود کو زیادہ چست، ہشاش بشاش اور صحت مند پائیں گے۔

8۔ دو مہینوں کے بعد پھیپھڑے مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں گے۔

9۔ سگریٹ نوشی ترک کرنے کے پانچ سال کے بعد مختلف بیماریوں سے ہلاک ہونے کے خطرات آپ میں نارمل انسان کے برابر ہو جائیں گے۔

ان تمام فوائد کے ساتھ اس پیسے کا حساب کتاب نہیں ہے جو سگریٹ نہ پی کر آپ بچا سکتے ہیں اور کسی بہتر جگہ پر صرف کر سکتے ہیں۔

میری سگریٹ نوشوں سے درخواست ہے کہ وہ ان فوائد پر غور کریں اور آج ہی سگریٹ نوشی ترک کرنے کا فیصلہ کریں۔

اس کے علاوہ تمام والدین کو بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو سگریٹ جیسی بری اور صحت کو ضائع کرنے والی عادت سے بچانے کی کوشش کریں اور ان کو ایسا ماحول فراہم کرنے کی کوشش کریں جو سگریٹ نوشی سے آلودہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولادوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمود احمد ناصر صاحب گڑھی شاہو لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے ماموں زاد بھائی مکرم جلیل احمد طاہر صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب مرحوم کوٹھی رتن باغ لاہور مورخہ 22 مئی 2006ء کو گوجرانوالہ سے لاہور آتے ہوئے موٹروے پر موسم کی خرابی کی وجہ سے ایک کار حادثہ میں انتقال کر گئے۔ 23 جون کو نماز ظہر کے بعد ان کی رہائش گاہ پر مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ مکرم حکیم رشید احمد صاحب مرحوم ولد مکرم بابا نور احمد صاحب درویش قادیان مرحوم کے پوتے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سید الطاف الرحمٰن صاحب بابت ترکہ محترمہ کوثر تعظیم صاحبہ)

۞ مکرم سید الطاف الرحمٰن صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ کوثر تعظیم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 19 بلاک نمبر 18 برقبہ 5 مرلہ واقع دارالیمن وسطی ربوہ منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم سید الطاف الرحمٰن صاحب۔ (بیٹا)

2۔ مکرمہ بشریٰ تبسم صاحبہ۔ (بیٹی)

3۔ مکرمہ عائشہ اقبال صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواست دعا

۞ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو کچھ عرصہ سے پیٹ کے مختلف عوارض لاحق ہیں باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ کمزوری اور ضعف کی بھی شکایت ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۞ مکرم عبدالسلام بنگوی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں خاکسار کی اہلیہ کا کینسر کا آپریشن ہوا ہے ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ نیز خاکسار کی چھوٹی بچی پانچ چھ روز سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ دونوں کو اللہ تعالیٰ جلد کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب باغبان پورہ لاہور کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ فریحہ منظور رانا صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ نمبر 4 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن مکرمہ رابعہ فرید صاحبہ اہلیہ مکرم فرید احمد ملک صاحب محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ کے پتہ میں پتھری ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم احمد خان مندرانی صاحب)

۞ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم احمد خان مندرانی معلم وقف جدید بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت 196-10 تحریک جدید میں مبلغ-/3227 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے دے دی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ۔ بیوہ

2۔ مکرم درویش احمد صاحب۔ بیٹا

3۔ مکرم اعجاز احمد صاحب۔ بیٹا

4۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ تمام خریداران الفضل اپنے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع دفتر الفضل کو بروقت دیا کریں تا کہ اخبار ضائع نہ ہو اور جن خریداران کو اخبار الفضل باقاعدگی کے ساتھ موصول نہیں ہو رہا وہ بھی تحریری طور پر دفتر ہذا کو آگاہ کریں تا کہ اخبار کی ترسیل کو یقینی بنایا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

فلسطینی حکومت کے 8 وزراء اور 24 ارکان اسمبلی گرفتار

اسرائیل نے مغوی فوجی کی بازیابی کیلئے فلسطینی حکومت کے نائب وزیراعظم اور 8 وزراء سمیت 24۔ ارکان اسمبلی گرفتار کر لئے ہیں۔ حماس حکومت نے کہا ہے کہ وزراء اور ارکان پارلیمنٹ کی گرفتاری فلسطینی حکومت کے خلاف کھلی جنگ ہے۔ اطلاعات کے مطابق مغوی یہودی آباد کار کو قتل کر دیا گیا ہے۔

غزہ پر بمباری

اسرائیل نے فلسطینی علاقوں میں جاری آپریشن کے دوران غزہ پر مزید بمباری کی اور اپنی فوج شمالی غزہ میں داخل کر دی ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ فلسطینی شہری غزہ سے نکل جائیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ کشیدگی کم کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اسرائیل حملے بند کرے اور غزہ سے فوجیں نکالے۔ پر تشدد کارروائی علاقے کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

ربوہ اور گردونواح میں بارش

جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ربوہ اور اس کے گردونواح میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہوئی اور جمعہ کے روز بھی آسمان ابر آلود ہے۔ جس سے گرمی کی شدت میں کمی ہوئی اور موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق پری مون سون کی بارشوں کا آغاز ہو گیا ہے۔

ضرورت فولڈر

۞ ادارہ الفضل ربوہ کو ایک ایسے فولڈر کی ضرورت ہے جو اخبار کی فولڈنگ اور ڈسپیچنگ کی مہارت اور تجربہ رکھتا ہو۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق شدہ چٹھی کے ہمراہ فوری طور پر خاکسار سے دفتر الفضل دارالنصر غربی میں رابطہ فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ماہ جولائی کی وجہ تسمیہ

یہ مہینہ کسی دیوی یا دیوتا سے منسوب نہیں بلکہ یہ مہینہ دنیا کے ایک مشہور انسان کے نام پر رکھا گیا۔ وہ شخص روم کا شہنشاہ اور فاتح جولیس سیزر تھا۔

جولیس سیزر نہ صرف ایک عظیم حکمران تھا بلکہ ایک بہادر سپہ سالار، بہت بڑا عالم، قانون دان اور مدبر بھی تھا۔ اس نے جہاں بہت سے ممالک کو فتح کرکے دنیا کے چند عظیم فاتحین میں اپنا نام پیدا کیا، وہاں اس نے بہت سی کتابیں لکھ کر اور نئے قوانین بنا کر اور اصلاحات نافذ کرکے دنیا کے بہترین مدبروں اور باتدبیر حکمرانوں کی صف میں بھی اپنے لئے ہمیشہ کے لئے جگہ پیدا کر لی۔

ایک وقت وہ تھا جب سال کا آغاز مارچ کے مہینے سے ہوتا تھا۔ یعنی مارچ سال کا پہلا مہینہ ہوتا تھا۔ اس وقت یہ مہینہ پانچواں پڑتا تھا اور اس کا نام کوانٹیلیز (Quantilis) تھا۔ جس کا مطلب تھا پانچواں مگر جولیس سیزر نے جہاں اور بہت سی اصلاحات نافذ کیں وہاں اس نے سال کے مہینوں کی ترتیب بھی بدل دی اور سال کا پہلا مہینہ جنوری کو قرار دیا۔ اب کوانٹیلیز ساتواں پڑتا تھا مگر یہ معانی کے لحاظ سے پانچواں تھا جو ظاہر ہے غیر مناسب تھا۔ جولیس سیزر نے جو کہ خود بھی اس مہینے میں پیدا ہوا تھا، حکم دیا کہ اس مہینے کا نام اس کے نام کی نسبت سے جولائی رکھ دیا جائے۔ چنانچہ اب تک یہی نام چلا آتا ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ کسی زمانے میں جولائی میں 36 دن ہوا کرتے تھے۔ رومولس نے اسے 31 دن کا اور اس کے جانشین پوٹی لیس نے 30 دن کا بنا دیا۔ جولیس سیزر نے 44 قبل مسیح میں جب اسے اپنے نام سے موسوم کیا تو اس میں ایک دن کا اضافہ کرکے اسے 31 دن کا بنا دیا۔ تب سے اب تک یہ مہینہ 31 دن کا ہی چلا آ رہا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی۔سی ایک جان لیوا مرض!

اس کے خلاف جہاد ۔ ہمارا قومی فرض!

آئیے حکومت پاکستان کا ساتھ دیں ۔ ہیپاٹائٹس کو مات دیں

اس موذی مرض سے بچنے کے لیے

احتیاطی تدابیر

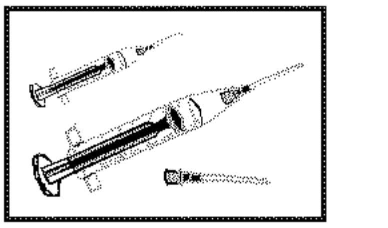

ہر بار نئی ڈسپوزیبل سرنج استعمال کریں۔

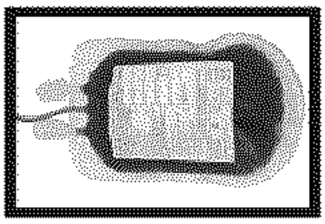

لیب سے خون کی مکمل تصدیق کرائیں

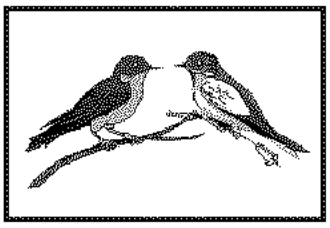

خود کو شریک زندگی تک محدود رکھیں۔

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز خدانخواستہ

ہیپاٹائٹس بی یا سی میں مبتلا ہو تو

ہیپاگارڈ® الگزر

استعمال کریں

Rs. 450/-

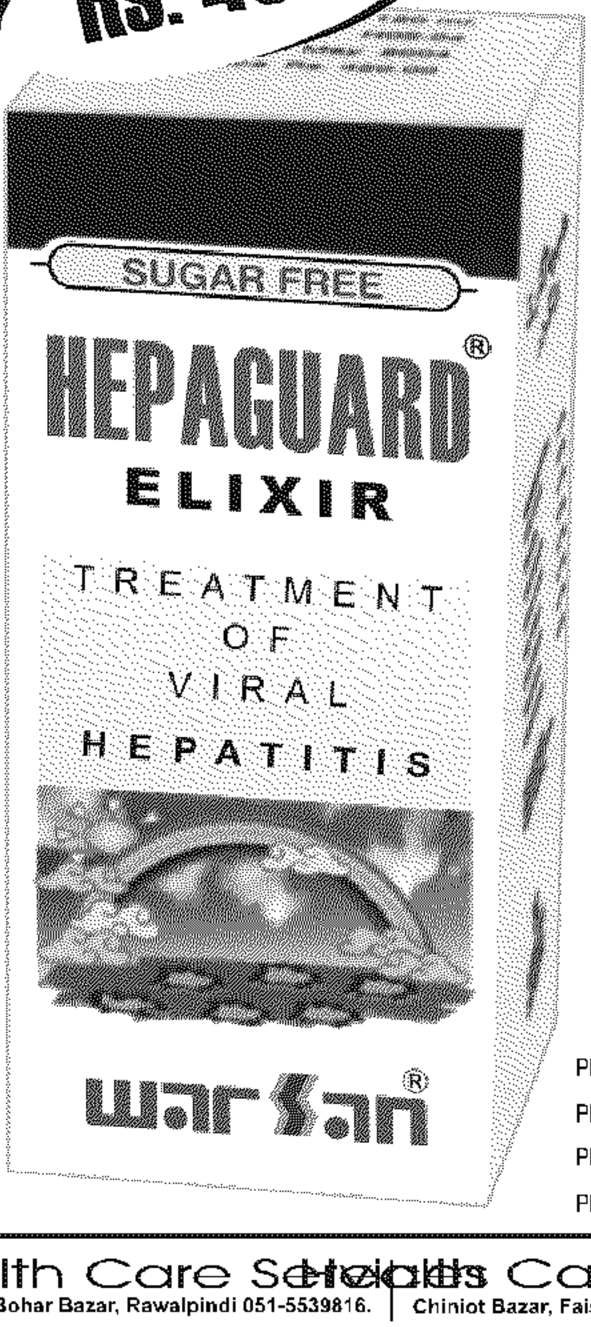

ہیپاگارڈ الگزر کو ہیپاٹائٹس بی۔سی

کی مندرجہ ذیل علامات میں موثر پایا گیا ہے

▪ بھوک کا کم لگنا یا ختم ہو جانا ▪ قے اور متلی کی کیفیت کا ہونا ▪ ہلکا یا تیز بخار ہونا ▪ جلد یا آنکھوں کی رنگت کا زرد پڑ جانا ▪ پیشاب گہرے زرد رنگ کا آنا ▪ شدید تھکاوٹ کا احساس ▪ پٹھوں اور جوڑوں میں تناؤ اور درد کا رہنا ▪ پیٹ کے اوپر دائیں حصہ میں ہلکا درد محسوس ہونا ▪ ٹانگوں اور پیروں کا سوج جانا ▪ ہتھیلیوں کی سرخی مائل رنگت ▪ بالوں کا جھڑنا۔ مردوں میں بغل اور سر کے بالوں میں کمی ▪ خون کی قے آنا یا پاخانے کی رنگت کالی ہونا ▪ جگر اور تلی کا بڑھ جانا

▪ شفایاب مریضوں کا تناسب 74 فیصد ▪ صحت کی علامات 3 دنوں میں ظاہر

▪ 27 ہفتے استعمال کے بعد PCR اور LFT ٹیسٹ کروائیں

ہیپاگارڈ® الگزر

راستہ زندگی کا

قریبی میڈیکل و ہومیو پیتھک سٹور سے طلب فرمائیں۔

HELP LINE: 0300-4661902

Web: www.warsanhomoeopathic.com

کراچی۔ Ph: 0300-2105838, 021-6614030	اندرون سندھ Mob: 0300-3085710	ملتان۔ Ph: 061-544467
لاہور۔ Ph: 042-6369693, 7658873	فیصل آباد۔ Ph: 041-614460	گوجرانوالہ۔ Ph: 055-3843556
راولپنڈی۔ Ph: 051-5552509, 5552790	پشاور۔ Ph: 091-2592312	ساہیوال۔ Ph: 0441-61888, 61999
گجرات۔ Ph: 04331-530344	سرگودھا۔ Ph: 0451-217191,2́7833	حیدرآباد۔ Ph: 0221-782959

Health Care Services — Bohar Bazar, Rawalpindi 051-5539816. | Health Care Services — Chiniot Bazar, Faislabad. 041-2641732 | Health Care Services — Namak Mandi, Peshawar. 091-2592312 | Cosmos Services — Aram Bagh Road, Karachi. 2639093-94